سالانہ مجلس حضور داتا صاحبؒ

؎ اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے   اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

یہ راز کسی کو معلوم نہیں کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

قہاری وغفاری وقدوسی وجبروت یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

میری اور آپ کی آج قسمت کا ستارہ یقیناً عروج پے ہے کہ ہم ایک ایسے کامل شخص کی یاد میں مل کے بیٹھے ہیں کہ جن کا ذکر کرنا بڑے بڑے ولیوں کی خواہش رہا ہے بڑے بڑے نیک لوگ یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ داتا صاحب کا ذکر کریں یا سُنیں حضور سیدنا داتا گنج بخش ہجویریؒ آپ کا نام نامی اسم گرامی عثمان اور آپ حضور علیہ السلام کی آل پاک سے ہیں اللہ تعالیٰ نے برصغیر میں جتنا بھی دین کا اسلام کا قرآن کا اپنی معرفت کا کام آج عروج پے پہنچایا ہوا ہے اُس کا آغاز کرنے والے آپ ہیں (سبحان اللہ)

ہم ایسے شخص کا ذکر کر رہے ہیں کہ جن کی برکت سے یہ پورا خطہ اللہ کے ذکر سے آباد ہوا اور ابھی ہم قرآن سے چند آیتیں بھی پڑھیں گئے یہ بھی صدقہ ہے حضور سیدنا داتا صاحبؒ کا کہ آپ نے قرآن کی شمع کو لاہور میں روشن کی اور تقریباً 970 سال پہلے آپ نے جو دین کی اسلام کی شمع کو روشن کیا تھا آج تک وہ فروزاں ہیں اور آج تک اس کی خوشبو پھیل رہی ہے اس میں آپ کی محنت شاقہ دن رات اللہ اور اس کے دین کے لیئے محنت اور کوشش اور آپ کی شب وروز کی منصوبہ بندی کا یہ نتیجہ ہے میں اور آپ آج یہاں قرآن پڑھ رہے ہیں ہمیں شکر گزار ہونا چاہیے اور

حضور علیہ السلام نے بھی ارشاد فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔

ہمیں شکر گزار ہونا چاہیے ان بزرگوں کا جنہوں نے محنتیں کیں کوششیں کیں اور آج ہم ان ہی کی محنتوں کا ثمر کھا پی رہے ہیں آپ کی شخصیت کا بہت بڑا اجز قرآن ہے اور آپ کا جو اوڑھنا بچھونا تھا وہ قرآن تھا اور صبح سے لے کر شام تک قرآن پڑھاتے تھے قرآن سمجھاتے تھے قرآن کے لیئے وقت دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا اعلیٰ صلہ عطا فرمایا کہ آج بھی آپ کبھی لاہور کی طرف جائیں تو لاہور میں داخلے کے وقت ہی خوشبو آئے گی اور ایک ایسے شخص کی بارگاہ کا ذکر سنو گے جس کی طرف جانا تو بہت بڑی سعادت ہے ان کے مزار کے آگے سے گزر جانا بھی بہت بڑا معاملہ ہے کہ اگر کوئی گزر رہی جائے تو حضور داتا صاحبؒ اسے بھی محروم نہیں چھوڑتے جا کے گزرنا اور جا کے حاضری دینا بہت بڑی سعادت ہے یہاں سے جو ہم انہیں سلام بھیج رہے ہیں وہ اس پے بھی بڑی محبت فرماتے ہیں اور یہ مسلسل چار سال سے جناب بلال فاروقی صاحب کو جو برکت نصیب ہوئی ہے اللہ اس پے اور برکت دے اور رحمت عطا فرمائے اور اس طرح تا زندگی آپ کی سیرت کا ذکر اور گفتگو جاری وثاری رہے گی چونکہ آپ کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہی قرآن تھا تو لہذا اسی قرآن سے چند آیات آپکی بارگاہ میں پیش کرنا مقصود ہے آج اور آپ ہی کو آپ کا یہ تحفہ واپس کرنے کی سعادت حاصل ہو گی کہ حضور آپ نے ہمیں یہ دیا تھا آپ کو یہی واپس کرتے ہیں

سورۃ الحجر کی گفتگو جاری تھی اور آج انشاءاللہ سورہ الحجر میں صفحہ نمبر 546 سے آیات نمبر 72 سے آج کی گفتگو کا آغاز کرتا ہوں سماعت کیجیے اور اس کے بعد مزید کچھ آیات ہم پڑھیں گے۔

آیت نمبر 72

لَعَمْرُکَ اَنَّھُمْ لَفِی سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُونَ

اے محبوب ﷺ مجھے آپ کی زندگی کی قسم یہ اپنی طاقت کے نشہ میں مست ہیں اور بہکے بہکے بھر رہے ہیں

آیت نمبر 73

فَأَخَذَتْھُمُ الصَّیْحَۃُ مُشْرِقِینَ

آیت نمبر 74

فَجَعَلْنَا عَا لِیَھَا سَا فِلَھَا وَأَ مْطَرْنَا عَلَیْھِمْ حِجَارَۃً مِّن سِجِّیلٍ

آیت نمبر 75

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِین

آیت نمبر 76

وَاِنَّھَا لَبِسَبِیلٍ مُّقِیم

آیت نمبر 77 **اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَا یَۃً لِلْمُؤْمِنِینَ**

پس آلیا ان کو ایک سخت کڑک نے جب سورج نکل رہا تھا پس ہم نے انکی بستی کو زیروزبر کر دیا اور ہم نے برسائے ان پر گھنگھر کے پتھر بیشک اس واقعہ میں عبرت کی نشانیاں ہیں غور وفکر والوں کے لئے اور بے شک یہ بستی ایک آباد راستے پر واقع ہے۔یقیناً اس میں نشانی ہے اہل ایمان کی یہ آیت کریمہ جو آپ کے سامنے پڑھی ہے حضرت لوطؑ کی قوم کا ذکر اس آیات کا بیک گراؤنڈ ہے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے جو ظلم عظیم کیے تھے ان کا ذکر اللہ کر رہا ہے اور آیات کا جو آغاذ کیا گیا ہے آیات نمبر 72 کا بہت بڑے جملے سے کیا گیا ہے

لَعَمْرُکَ اَنَّھُمْ لَفِی سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُونَ.

اے نبی ﷺ! مجھے تیری عمر کی قسم تیری زندگی کی قسم تیری حیات کی قسم آقا علیہ السلام کو جو درجہ اور مقام اس آیت نے دیا ہے جو اللہ نے اپنے نبی کو اعلی عزتوں اور رفعتوں کے تاج اس آیت سے پہنائے ہیں کسی صورت بھی ہم اس پہ صرف نظر نہیں کر سکتے اس لفظ کو بیان کرنا بہت بڑی سعادت ہوگی مجھے آپ کی زندگی کی قسم یہ بات بلکل روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس کائنات میں جو سب سے بہترین چیز اللہ نے پیدا کی ہے وہ حضور علیہ السلام کی ذات کریمہ

ہے آپ اس کائنات میں سب سے اعلیٰ شخصیت ہیں سب سے اعلیٰ اللہ کی تخلیق ہیں پ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور آپ کی جو اللہ کے ساتھ نسبت ہے وہ سب سے بُلند ہے تو جتنے دن حضور نے گزارے ہیں 63 برس کے ایک تو یہاں وہ مراد ہیں کہ اے نبی جو جو زمین پہ 63 برس کے لیے آیا تھا مجھے تیری زندگی کی قسم یہ جو تو نے مکے میں دن گزارے مجھے اُن کی قسم تو نے مدینے میں دن گزارے اُن کی قسم تو راتوں کو سویا مجھے اُن کی قسم تو نے دن میں نمازیں پڑھی مجھے ان کی قسم ساری زندگی کی قسم قسم اُس چیز کی اُٹھائی جاتی ہے جو اپنی جگہ بڑی ہی اعلیٰ بڑی ہی پاک اور صاف ہو آپ کسی بھی چھوٹی شے کی قسم نہیں اُٹھا سکتے اور جو چیز مکمل نہ ہو جو چیز پوری نہ ہو جو چیز پاک اور صاف اور اعلیٰ نہ ہو اس کی قسم نہیں اُٹھائی جا سکتی تو آپ 63 برس کو اگر اُٹھاتے ہیں تو آقا علیہ السلام کی زندگی کے پہلے لمحے سے لے کر حضور کے 63 برس کے آخری لمحے تک اللہ قسم اُٹھا رہا ہے **(سبحان اللہ)**

زاویہ دیکھیئے کہ آپ کے ہر لمحے کی قسم اُٹھائی گئی ہے کوئی لمحہ نہیں چھوڑا اللہ نے جب کہا آپ کی زندگی کی قسم تو اس کا مطلب جتنے برس آپ زمین پر رہے تھے یہ اللہ نے اُسکی قسم اُٹھائی کہ مجھے بڑے پسند ہیں تیرے وہ لمحات جو تو زمین پے چلتا تھا جب تو زمین پے سجتا تھا سنورتا تھا وہ جو تو مدینے میں نمازیں ادا کرتا تھا وہ جو تو حج کے لیئے مکہ گیا وہ جو جنگ بدر میں آیا وہ جو جنگ اُحد میں گیا وہ جو جنگ خندک میں گیا وہ جو تو نے صحابہ کو قرآن پڑھائے **(سبحان اللہ)** وہ جو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے دعائیں مانگیں وہ جو اعتکاف کیئے وہ جو صحابہ کو تعلیم دی وہ جو آنسو امت کی محبت میں بہائے وہ جو تربیت کی اے نبی مجھے تیری زندگی کے ہر لمحے کی قسم آپ محبت کے اُن گوشوں کو چھُو نہیں سکتے جو اللہ نے اس میں بیان کر دیا ہے اپنے محبوب کی زندگی کا ہر گوشہ اللہ نے قسماً اٹھا لیا۔ اللہ ھوا کبر آپ کی شادیاں آپ کی بچوں کی تربیتیں آپ کی ازواج کے ساتھ زندگی اور صحابہ کے ساتھ اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ اور اپنے رشتے داروں کے ساتھ اور پھر آخر میں آ کے آپ کے وصال کے وقت کوئی لمحہ اللہ نے نہیں چھوڑا کہا ساری زندگی کی قسم یہ تو 63 برس ہے اور پھر آپ آئیں اُس زندگی پے جو ہماری زندگی سے اوجھل رہی حضور اس وقت بھی تھے جب کچھ نہ تھا جب تھا بھی نہ تھا اُس وقت بھی حضور تھے آقا اُس وقت بھی موجود تھے قرآن گواہ ہے اس بات پر کہ اے نبیو آ جاؤ

وَاِذْ اَخَذَ اللہ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ جب یہ میرا نبی آ جائے تو اُس وقت سارے میرے نبی کی مدد کے لیے حاضر ہو جانا یہ کب ہو رہا ہے جب ابھی عالمِ ارواح ہے ابھی نبی دنیا میں نہیں گئے اللہ سارے نبیوں کی روحوں کو اکٹھا کرتا ہے ان کا جلسہ کرتا ہے بہت خوبصورت اہتمام کر کے وہاں حضور کو صدارت کی کرسی پے بیٹھا تا ہے اور فرماتا ہے کہ جب یہ نبی آئے گا تو تم نے اس کی مدد کرنی ہے حضور تب بھی تھے آپ موجود تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حضور نے پوچھا اے جبرائیل عمر کتنی ہے فرمایا حضور علم نہیں اندازہ کتنا ہے کہا علم نہیں کہا کوئی تو اندازہ ہو گا کہا ہاں حضور ایک اندازہ ہے جب اللہ نے پیدا کیا تھا تو اللہ کے عرش پے ایک چمکتا ہو ستارہ دیکھا وہ اتنا حسیں اتنا خوبصورت اتنی روشنی والا تھا کہ میں اسے روز دیکھتا 70 ہزار سال میں نے اُس کو دیکھا یا رسول اللہ پھر وہ 70 ہزار سال کے لیئے غروب ہو گیا 70 ہزار سال بعد وہ پھر طلوع ہوا میں نے پھر اُسے 70 ہزار سال دیکھا 70 ہزار سال دیکھتا رہا پھر وہ غروب 70 ہزار سال ہوا اور اس طرح آقا مجھے اسے دیکھتے ہوئے 70 ہزار سال گزر چکے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جب یہ کہا تو آقا علیہ السلام نے فرمایا جبرائیل اب کہا حضور اب وہ نظر نہیں آتا وہاں اب وہ وہاں نہیں ہے تو کہا اے جبرئیل جس ستارے کی تم بات کر رہے ہو وہ میں محمد ﷺ ہوں وہ میں ہی ہوں کب سے زندگی ہے آقا کی اور کب سے آپ موجود ہیں پھر اللہ نے جو بھی کہا ہے

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ

اے نبی آپ نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ہاتھی والوں سے کیا کیا ہاتھی کا واقعہ آپ ﷺ کی پیدائش سے کچھ پہلے کا ہے آپ تو پیدا ہی نہیں ہوئے آپ تو موجود ہی نہیں تھے زمین پے اُس وقت یعنی پیدائش نہیں ہوئی تھی اللہ فرما رہا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ہاتھی والوں سے کیا کیا تو اس کا مطلب حضور کہیں تو موجود تھے دیکھ اور دیکھ رہے تھے تو وہ زندگی جو ہماری نظروں سے

اُوجھل ہے آقا کی وہ زندگی جو انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکی وہ انسانی آنکھ نے نہیں دیکھا جو آپ کی پیدائش سے پہلے کی زندگی اور حضور ﷺ نے خود بھی بیان فرمایا

اے صحابہ میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے ابھی آدم کی مٹی گوندھی نہیں گئی تھی ابھی اُس میں پانی اللہ نے ملایا نہیں تھا میں اُس وقت بھی نبی تھا۔(اللہ اکبر) اور پھر اُس سے بھی پیچھے جاو تو ایک اور راز کھلتا ہے

حدیث قدسی اللہ فرماتا ہے

كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُورُ محمدِ

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا مُجھے محبت ہوگئی کہ مجھے پہچانا جائے تو میں نے محمد ﷺ کا نور پیدا کر دیا

تو یہ پتا چلا کہ اللہ کے بعد اگر کوئی آیا ہے تو وہ حضور ہیں تو یہ وہ زندگی ہے جو آپ کی پیدائش سے پہلے اور ارواح کے جہان میں اور جنات کے جہان میں اور جنت اور دوزخ کے معاملات حضور فرماتے ہیں یہ سب کچھ اے میرے صحابہ میری آنکھوں کے سامنے اللہ نے بنایا ہے میرے سامنے بنا ہے یہ سب کچھ میرے سامنے تخلیق ہوئی ہے آدم کیمیر ے سامنے تخلیق ہوئی ہے جنت اور دوزخ کی دنیا جہاں میرے سامنے بنے ہیں یہ تو تھا آپ کی پیدائش سے پہلے اسی لیئے جب آتے ہیں دنیا میں جونہی آتے ہیں تو حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بچہ کچھ بول رہا ہے کچھ پڑھ رہا ہے منہ میں یہ ابھی پیدا ہوا ہے کچھ سیکنڈ ہوئے ہیں کچھ لمحے گزرے یہ کیا پڑھ رہا ہے اس نے فوراً زمین پر آ کر سجدہ بھی کر دیا ہے اور پڑھ رہا ہے فرماتی ہیں میں نے قریب ہو کر کان لگائے تو میں نے سنا حضور ﷺ فرما رہے ہیں

.مولا میری امت کا بخش دے مولا میری امت کو معاف کر دے اپنی امت کی دعا کو پیدائش کے وقت ہی کر رہے ہیں یوں پیدائش ہوتی ہے

پاک اور صاف ہوتے ہیں دھلے دھلائے ہوتے ہیں سُرمہ لگا ہوا ہے ناف بوریدہ ہے بال کنگی شدہ ہیں خوشبو لگی ہوئی ہے ہر قسم کی گندگیوں سے مبرا ہیں کوئی کسی قسم کی غلاضت نہیں ارے یہ کہاں سے آیا یہ وہاں سے آیا جہاں کسی کی سوچ بھی نہیں برکتیں لے کے آیا اور یوں یہ پوری عمر گزرتی ہے پھر آقا مکی زندگی گزارتے ہیں مدنی زندگی گزارتے ہیں پھر آپ کا وصال ہوتا ہے پھر وصال ہوتا ہے پھر وصال سے لے کر آج تک ۱۴۰۰ سال میں حضور کی ایک الگ زندگی ہے اب بھی زندگی ہے اب پیدائش کے بعد کی ہے اب آقا علیہ السلام اپنے امتیوں کے درود بھی سن رہے ہیں اب امتیوں کے سلام بھی سُن رہے ہیں یہ میرا درس بھی سن رہے ہیں ایک ایک بات سُن رہے ہیں جو اللہ پہنچا رہا ہے سُن رہے ہیں اللہ نے اپنے نبی کو یہ طاقت بخشی ہے کہ جمعے کا درود اپنے کانوں سے سُنتا ہوں اور جب کوئی محبت والا پڑھے پھر بھی سن لیتا ہوں اسی وقت سن لیتا ہوں اب زندگی الگ ہے اب اُس کے انداز الگ ہیں اُس کے معاملات الگ ہیں اور یوں قیامت تک مجھے کہنے دیجیے کچھ لفظ ادا کر لوں کچھ ایسے لفظ بول لوں جو شاید عشق والوں کو تسلی دے دیں جو محبت والوں کے دلوں میں ایک نئی روح

پھونک دیں جو پیار والوں کے دلوں میں انرجی بن کے اتر جائیں میں آیا حضور کے لیئے آپ آئے حضور کے لیے سمندر بنائے حضور کے لیئے دُنیا جہان بنائی حضور کے لیے قیامت تک انسان آئیں گئے حضور کے لیئے یہ قرآن اترا حضور ﷺ کے لیے جبرائیل آتے رہے حضور کے لیے فرشتے آتے رہے حضور ﷺ کے لیے آج بھی ستر ہزار آتے ہیں صبح آتے ہیں ستر ہزار شام آتے ہیں حضور لے لیئے یہ سارے اہتمام ہو رہے ہیں حضور کے لیے ساری زندگیوں کو اکٹھا کر و تو پیچھے حضور کی زندگی اُس کی قسم اللہ اٹھا تا ہے ساری کائنات کو یہ جواب دیا جا تا ہے کہ اے کائنات کی زندگیو تم سب پیدا ہی اس لیئے ہوئی تھی کہ نبی کی زندگی ہونی تھی تو ہم اسی زندگی کی قسم اُٹھاتے ہیں جس کے لیے زندگی کو پیدا کیا جس کے وجود کے لیئے زندگی بنی ارے زندہ تم ہو ہی حضور کی زندگی کے لیے

جس کی زندگی نے زندگی کو زندگی بخشی

تو وہ کیسا زندہ ہوگا تو مجھے تیری عمر کی قسم آج بھی حضور کی عمر موجود ہے اور آپ اپنی عمر گزار رہے ہیں. لہذا اللہ نے آپ کی زندگی کی قسم اٹھا کر ایک اشارہ دے دیا کہ مجھے پسند ہے تو نبی کی عمر اور زندگی پسند ہے آپ کا یہ وجود پسند ہے (اللہ اکبر)

اس کے بعد عذاب کے ذکر کیے اور کہا کہ اے نبی ﷺ تیری قسم اُٹھا تا ہوں یہ مست ہیں نشے میں انہیں اندازہ ہی نہیں کہ اب ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور پھر اُس کے بعد عذاب کے معاملات اللہ کھول دیتا ہے اتنی بڑی قسم اُٹھانے کا مقصد یہ تھا کہ جو آگے گفتگو کروں گا اُس کے اوپر کوئی شک نہ آئے کسی قسم کی دل میں ایسی بات نہ آجائے کہ پتا نہیں یہ بات ہو سکتی ہے کہ نہیں ہو سکتی. اس لیئے اتنی بڑی قسم اُٹھائی ہے

اس میں آیت نمبر ۷۵ میں اللہ بیان کر رہا ہے

اِ نَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِین

بیشک اس میں عبرت کی نشانیاں ہیں غور وفکر والوں کے لیئے

پہلے ہم کبھی یہ لفظ پڑھتے نہیں تھے یہ ایک ہی بار آیا ہے قرآن میں اور اس سے پہلے لِلْمُتَفَکرین کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے وہ لوگ جو فکر کرنیوالے ہیں غور کرنے والے ہیں اور دیگر الفاظ سے بھی اللہ نے غور وفکر کے معانی لیئے لیکن یہاں لِلْمُتَوَسِّمِین کا جو لفظ استعمال کیا ہے اس میں پیر صاحب نے بڑی خوبصورت گفتگو نیچے تفسیر نمبر ۴۸ میں کی.

تفسیر ۴۸:

متوسم کے کئی معنی بیان کیئے گئے ہیں مقاتل اور ابن زید سے اس کا معنی متفکرین یعنی غور وفکر کرنے والوں سے ہے حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهُ قال للمتفر سينيعنى

نور فراست رکھنے والے انہی ابوسعید سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

اتقوا فراسة المومن فاِنهُ ينظر بنور الله

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھ لیتا ہے

ثُم ُقرا ان فی ذالک لایۃللمتوسمین .

اور پھر حضور نے یہی آیت کریمہ پڑھی جواوپر ہے کہ آیات بینات جو ہوتی ہیں یہ غور وفکر والوں کے لیئے ہیں سمجھنے والوں کے لیئے اللہ نے قرآن اُتارا ہے پھر حضور نے یہی آیت پڑھی ایک دفعہ حضرت انسؓ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے راستے میں کسی عورت پر نظر پڑ گئی حضرت عثمانؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:

یدخل احدکم علیۂ وفی عینیه اثر الذنا

بعض آدمی میرے پاس آتے ہیں اوراُن کی آنکھوں میں ذنا کا اثر ہوتا ہے حضرت انسؓ بول اُٹھے:

اَوُحُیاًبعد رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه وسلم

کیا حضور کے بعد بھی وحی اُترنی شروع ہوگئی ہے یعنی کیا خوب بات کی

آپ نے راستہ میں میری آنکھوں نے دیکھا ہے ایک عورت کوتو جونہی میں آیا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ میرے پاس کُچھ لوگ آئے ہیں جن کی آنکھوں میں زنا کا اثر ہے تو یہ تو میں نے ابھی کسی سے گفتگو ہی نہیں کی تو کیا حضور کے بعد بھی وحی اتر رہی ہے کیا ان پے وحی اتری ہے انہیں کس نے بتایا تو آپ نے پھر بیان کیا: فقال لاولکن برحان وفراسۂ وصدق نہیں یہ تو دلیل وفراست اور صداقت کا نتیجہ ہے یہ وہی ہے جوحضورﷺ نے فرمایا

کہ مومن کی فراست قلبی سے ڈرو وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھ لیتا ہے تو فرمایا کہ یہ وہ ہے وحی نہیں اتر رہی وحی حضور کے اوپر ہی تھی میرے اوپر وحی نہیں اتری یہ وہ فرست ہے تو لہذا یہ بات بھی یہاں سے بڑی خوبصورت سامنے آئی کہ اس قدر یہ معاملہ بڑا ہے کہ انسان کو اپنی نظروں کی حفاظت میں اتنی احتیاط کرنی چاہیئے اس قدر احتیاط نظروں کے اندر ہے کہ اُس کا اثر لازم آئے گا اور جب کسی اللہ والے کی مجلس میں جاؤ گے تو وہ دیکھ لیں گئے انہیں پتا چل جائے گا کہ کیا کھل کھلا کے آیا ہے انہیں علم ہو جائے گا کہ تم جہاں سے گزر کے آئے ہو اور جو تمہاری پچھلی زندگی کے معاملات ہیں اللہ انہیں کھول دے گا ان کے اگے اس لیے کہ اگر وہ مومن ہے تو ضرور اللہ اسکی فراست میں وہ چیز ڈالے گا کیونکہ خود نہیں وہ دیکھتا اللہ دکھا تا ہے جب اللہ دکھا تا ہے تو اس پے کوئی شک نہ رہا خود تھوڑی دیکھتا ہے اللہ دکھا دیتا ہے۔

شیخ کے پاس جانے سے پہلے باوضو ہونا اپنے دل کی صفائی کرنا شیخ کے پاس جانے سے پہلے اپنے خیالات کو کنڑول کرنا شیخ کے پاس جانے سے پہلے اپنے معاملات کی اصلاح کر کے جانا یہ بہت ضروری ہے۔

اس لیے کہ وہ تمہاری زبان کے نہیں تمہارے دل کے چور ہیں وہ تمہارے دل کو جان لیں گے انہیں پتا چل جائے گا کس حالت میں آئے ہو یہ لازم ہے اس لیے جب بھی اللہ والوں کی مجلس میں جایا جائے تو ضرور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ میرے اندر کی کیفیت اس وقت کیا ہے میرے اندر کی سوچ کیا ہے اسی کے مطابق برکت اور رحمت ملنے کی توقع ہے اور اگر کوئی اس سے زیادہ چاہتا ہے تو وہ فضول ہے یہ ممکن ہی نہیں جتنا برتن لاؤ گے اتنا ہی بڑھے گا جو برتن لائے ہو اسی کے مطابق اس میں چیز ڈالی جائے گی برتن ۲ کلو کا ہے ۲ کلو دودھ آئے گا دیگ ہے دیگ کے مطابق آئے گا بڑا پتیلہ ہے اس کے مطابق آئے گا جیسا تمہارا شوق اور ذوق اسی طرح کی وہاں سے برکت اسی طرح کی ہاں سے رحمت جس طرح کی تمہاری سوچ اور شوق کی کیفیت تو یہ بڑی اہم بات ہے جو اس

آیت کے اندر اللہ نے چھپائی تھی آپ کے سامنے رکھی اسکے بعد صفحہ ۵۴۹ آیت ۸۷ جو میں چاہتا تھا آپ کی خدمت میں عرض کرنا وہ یہی آیت ہے اسی کو پڑھانے کے لیے آج ہم بیٹھے ہیں اور سمجھنے کے لیئے بیٹھے ہیں۔

آیت نمبر 87 وَلَقَدْ آ تَیْنَا کَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَا نِی وَالْقُرْآنَ الْعَظِیم

اور بے شک ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا فرمائی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی آپ کو دیا ہے

اللہ نے اس آیت کے اندر سورۃ الفاتحہ کا ذکر کیا ہے سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں بار بار پڑھی جاتی ہیں بار بار دہرائی جاتی ہیں ہر نماز میں ہر تراویح میں ہر سُنت میں ہر نفل میں ہر فرض میں نماز کی کوئی بھی حالت ہے اس میں سورۃ الفاتحہ لازم ہے تو اس طرف اشارہ کیا کہ اے نبی ہم نے جو آپ کو سات آیتیں دی ہیں یہ بہت بڑی آیتیں ہیں سورۃ الفاتحہ کا ذکر الگ کیا اور خوشی سے کہا

وَلَقَدْ بے شک ہم نے عطا فرمائی آ تَیْنَا ک آپ کو عطا کیا کیا؟ **سَبْعاً مِّنَ الْمَثَا نِی** وہ سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں سورۃ فاتحہ کی یہ اعلی فضیلت ہے کہ یہ واحد سورت ہے قرآن کی جو 2 مرتبہ نازل ہوئی ایک بار یہ مکہ میں اُتری اور جب مدینہ حضور نے ہجرت فرمائی تو دوبارہ اتری یہ دو بار اتری ہے باقی آیات کریمہ یا سورتوں کا وجود ایک بار ہے سورۃ فاتحہ دو مرتبہ اتاری گئی.

سورۃفاتحہ کی فضیلت

اس کی فضیلت اور اہمیت کو پیش کرنے کے لیے بڑے بڑے سمندر درکار ہیں بڑا وقت درکار ہے میں چند اشارے کر دیتا ہوں اس کا نام سورۃ کنز بھی ہے خزانہ اس کا نام سورہ شفاء بھی ہے یہ ام القرآن بھی کہلاتی ہے سبع من المثانی یہ بھی اسی کا نام ہے سات بار دہرائی جانے والی آیتیں سورہ فاتحہ بے حد برکت رکھتی ہے بے حد رحمت رکھتی ہے اور اس کا سات بار پڑھ کے دم کرنا کینسر کے لیئے بھی مفید ہے ہر قسم کی بیماری کے لیئے یہ کھلی اجازت اور ہر ایک کے لیئے اجازت یافتہ ہے کوئی بھی اس کو پڑھے اس کی برکت پائے گا سات مرتبہ پڑھ کے دم کرے دعا کی قبولیت کے لیئے یہ اس کا بڑا زبردست معاملہ ہے دعا کرنے سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھ لی جائے اور یہ بھی ارشاد فرمایا سورہ فاتحہ جو بھی تین بار پڑھتا ہے تو اللہ تعالی کی بارگاہ سے چوتھائی قرآن کو پڑھنے کا ثواب ملتا ہے بے شمار برکتیں لیے ہوئے یہ سورۃ ہے ایک تو اس کا ذکر علیحدہ کیا ساتھ کہا:

وَالْقُرْآنَ الْعَظِیم اب باقی قرآن بھی ہم نے آپ کو عطا کیا ہے یعنی 113 سورتوں کا الگ ذکر ہے سورۃ فاتحہ کا الگ ذکر ہے تو اب اس سے مفسرین نے ایک نقطہ اُٹھایا کہ سورت فاتحہ کو الگ کیوں کہا وہ بھی تو قرآن میں ہے **وَالْقُرْآنَ الْعَظِیم** الگ کہہ دیا **سَبْعاً مِّنَ الْمَثَا نِی** الگ کر دیا تو سات آیتیں الگ کر دیں اور اُس کے بعد باقی قرآن کا ذکر تو مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے اس بات کا کہو پورے قرآن کی برکتیں لیے ہوئے ایک ہی سورۃ ہے وہ سورۃ فاتحہ ہے پورے قرآن کی برکت ایک ہی جگہ پے ہے یعنی اگر سورہ فاتحہ کو کھولا جائے گا تو پورا قرآن بن جائے گا لہذا یہ قرآن کا دیباچہ ہے خلاصہ ہے قرآن کا ہے pre face ہر کتاب جب کھولی جاتی ہے تو اُس سے پہلے اُس کے دو صفحے ہوتے ہیں کس کو خلاصہ کہتے ہیں اور اُس میں جو مصنف ہوتا ہے writer ہوتا ہے وہ پوری کتاب کے جو مندرجات ہوتے ہیں جو کتاب کے چیپٹر ہوتے ہیں اُن کا تھوڑا تھوڑا تعارف بیان کر دیتا ہے یہ میں نے یہ یہ اس میں آگے بیان کیا ہوا ہے اور میری یہ نیت ہے اس کو لکھنے کی اور یہ میرا اس میں مقصد تھا یہ میں نے اس لیے لکھی ہے کتاب تو مصنف دو صفحے پہلے لکھتا

ہے اللہ نے سورہ فاتحہ پورے قرآن سے پہلے لکھ کر پورے قرآن کو اس میں ڈال دیا ہے کہ میں نے یہ یہ چیزیں اس میں بیان کی ہیں اس لیئے اس کو الگ ذکر کیا اور باقی قرآن کو کہا **وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمِ** اور ہم نے باقی قرآن بھی آپکو دیا ہے 113 سورتیں اور بھی دی ہیں اب جب یہ کردی بات تو اب آیئے اصل بات کی طرف یہ آیت اشارہ کر رہی ہے

آیت نمبر 88

لاَتَمُدَّنَّ عَيْنَيْکَ اِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُم وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِم وَا خْفِضْ جَنَا حَکَ لِلْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ

اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھیئے اُن اموال کی طرف جن سے ہم نے لطف اندوز کیا ہے ان کے مختلف طبقوں کو.

اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو سورت فاتحہ دی ہے اور آپ کو قرآن دیا ہے اب اس کے ہوتے ہوئے آپ کسی اور کی طرف توجہ نہ کریں (سبحان اللہ)

قرآن کے ہوتے ہوئے سورۃ فاتحہ کے ہوتے ہوئے اے نبی اب آپ کو اجازت نہیں ہے کہ آپ مال و دولت کی طرف دیکھیں کوئی کمی چھوڑی ہے ہم نے آپ کو کیا ہم نے کم دیا آپ کو ہم نے آپ کو قرآن دیا قرآن کی دولت ہم نے آپ کے دامن میں ڈال دی ہے اب آپ کو ان اموال کی طرف دیکھنے کی حاجت نہیں اشارہ دیکھیئے اللہ کا اس کا مطلب جو صاحب قرآن ہوتا ہے جو قرآن کے پڑھنے والے لوگ ہوتے ہیں جو قرآن کے سمجھنے والے لوگ ہوتے ہیں یا جن کا قرآن کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اللہ فرما رہا ہے

کہ اگر کسی نے آنکھ اُٹھا کر بھی دنیا کے مال و دولت کی طرف دیکھا تو یہ اُس کی توہین ہوگی جو تمہیں دیا ہوا ہے تم قرآن والے ہو تم قرآن کے پڑھنے پڑھانے والے ہو تم قرآن کے نور سے مزین لوگ ہو وارے تم بھی کشکول اُٹھا کے پھرو گے تم بھی دو وقت کی روٹی کے لیے ترسو گے تم بھی چھوٹے چھوٹے مسائل لے لیئے اپنی زندگی کو تیغ و تاہ کر دو گے تمہارے بھی اگر یہ ہی معاملات ہیں تو پھر بغیر قرآن والوں میں اور تم میں فرق کیا رہا تو کہا تو نبی کو جا رہا ہے اللہ معاف فرمائے کیا؟ حضور مال و دولت کو دیکھتے تھے کیا؟ آقا علیہ السلام کی یہ نیت تھی کہ آپ مال و دولت سے لطف اندوز ہونا چاہتے تھے ایسا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا اشارہ حضور ﷺ کو کیا جا رہا ہے لیکن قیامت تک کے قرآن والوں کو مخاطب کیا جا رہا ہے کہ ہم نے آپ کو سورۃ فاتحہ دی ہوئی ہے اور آپ کو قرآن دیا ہوا ہے آپ کیوں لوگوں کی طرف ذلیل و خوار ہو کر دیکھتے ہیں خدا کی قسم شرم آتی ہے ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کا تعلق قرآن سے ہو جن کا تعلق قرآن کے الفاظ سے ہو قرآن کی سورتوں سے ہو قرآن کے معنی اور مفہوم کے ساتھ جن کا تعلق ہو اور ان کی زندگیاں آج دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ کافر بھی ایسی زندگی نہیں گزار رہا ہو تا نہ کوئی برکت ہے نہ کوئی دین کی محبت ہے نہ کوئی رسول کا پیار ہے نہ کوئی اللہ والوں کی خدمت کا موقع ہے نہ کوئی زندگی میں سہولتوں کے معاملات ہیں ایسا لگتا ہے جیسے کوئی جادو زدہ اور ایک پھسی پھسائی زندگی گزار رہا ہے یہ سوال ہی نہیں اُٹھتا قرآن کہہ رہا ہے کہ اے نبی ہم نے آپ کو سات آیتیں دی ہیں اور قرآن عظیم بھی اب آپ مال و دولت کی طرف نظر نہ اُٹھائیں کوئی کمی چھوڑی ہم نے قرآن کے ہوتے ہوئے سارہ کچھ تو دے دیا ہے ہر چیز تو تمہیں دے دی تو ہمیں اس پے غور کرنا ہے آپ قرآن کے سٹوڈنٹس ہیں قرآن کو پڑھتے ہیں قرآن کے لیئے آتے ہیں بیٹھتے ہیں آپ کا تعلق قرآن سے آپ بار بار جہاں کی گفتگو کرتے ہیں کہ میں قرآن پڑھنے جاتا ہوں تو بھئی آپ کی زندگی میں قرآن کی برکت کہاں ہے؟ آپ کی لائف میں قرآن کے نور

کہاں ہیں؟ چھوٹے چھوٹے مسائل تمہاری زندگی کو ضائع کرنے پے تُل جائیں اور پانچ وقت کی نماز کی برکت بھی نظر نہ آئے اور ذکر وفکر کا بھی کچھ نظر نہ آئے تمہاری زندگی میں اور قرآن کے معاملات تو بہت دور ہیں تو بھئی ہوں نہ کہو اس کا مطلب ہے کہ قرآن کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہوا تیرا ابھی قرآن کے ساتھ تم جڑے نہیں ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا یہ ممکن نہیں اللہ رجھا دیتا ہے قرآن والوں کو رج رج کے عطا کرتا ہے قرآن والوں کو کوئی کمی نہیں ہوتی خدا کی قسم کوئی کمی نہیں ہوتی زندگی بہر حال اللہ نے دی ہوتی ہے اور کوئی بھی اس سے مبرا نہیں ہے۔

اللہ نے قرآن میں واضح کہا ہم بھوک دے کے پیاس دے کے مالوں کا نقصان کریں گے جانوں کا نقصان کریں گے ہم تمہاری زندگی میں بہت سارے معاملات لائیں گے یہ تو وعدہ ہے قرآن نے کہہ دیا وہ تو ممکن نہیں تم ولی ہو قطب ہو ابدال ہو غوث ہو نیک ہو بد ہو وہ تو تم پے آنی ہی آنی ہے لیکن یہ کیا کرتے ہو کہ اگر یہ سارا کچھ آتا ہے تو اس کے بعد تمہارا ریکشن ایسا ہے جیسے تمہارہ قرآن سے تعلق ہی کوئی نہیں جونہی ان میں سے کچھ بھی آتا ہے جونہی پریشانیاں دکھ تکلیف آزمائشیں آتی ہیں تمہارا ریکشن شو کرتا ہے کہ تمہارا تو تعلق یہ کوئی نہیں اللہ والوں کے ساتھ تمہارا تو دین کے ساتھ معاملہ ہی کوئی نہیں اُسی طرح زبان لٹک جاتی ہے اسی طرح تم بھی روتے ہو اسی طرح تم بھی لوگوں کو بتاتے ہو اسی طرح تم بھی زندگی میں حرکتیں کرتے ہو جس طرح قرآن کے بغیر لوگ کرتے ہیں تو یہ اشارہ بہت بڑا ہے کہ اے نبی ہم نے سات آیتیں دی ہیں ابھی اُن کی گفتگو ختم نہیں ہونی تو میں قرآن کیسے بیان کروں قرآن کو کیسے تمہارے سامنے لاؤں تو جونہی قرآن تمہاری زندگیوں میں آئے گا خدا کی قسم زندگی بدل جائے گی ہلچل مچ جائے گی شوق بدل جائیں گے ذوق بدل جائیں گے انداز بدل جائیں گے دل کی سوچ کے انداز بدل جائیں گے محبتوں کے انداز بدل جائیں گے ادب بدل جائے گا قرآن انسان کو سر سے پاؤں تک بدل دیتا ہے

؎ قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں — خدا عطا کرے گا تجھے جدتِ کردار

اب دیکھیں جونہی یہ کہا کہ اے نبی تم مال کی طرف نہ توجہ کرنا اب تمہیں قرآن دیا ہے نا اب یہ پیسے دھیلے کی فکر چھوڑ دو چھوڑ دو یہ سب کچھ قرآن کے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کمی نہیں آنے دیں گے ہم اور پھر ساتھ کہا۔ **وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ** یہ جو نبی تجھ سے دور ہو جاتے ہیں لوگ تیرا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں تیری بات نہیں مانتے تجھ سے کترا رہے ہیں تجھ سے دور جاتے ہیں تیری زندگی کے اندر بے عزتی اور تکلیفوں کے معاملات بنانے کے کوشش کرتے ہیں اب آپ نے ان سے رنجیدہ بھی نہیں ہونا تمہارے دل میں ان کے لیئے رنجیدگی نہ آئے تمہارے پاس قرآن موجود ہے تم نے رنجیدہ نہیں ہونا اب
No Tension At All کسی کا فکر نہ کریں کوئی آتا ہے نہیں آتا چھوڑتا ہے چلا جاتا ہے روتا ہے بلکتا ہے آپ کے لیئے مشکل کھڑی کرتا ہے کوئی پریشانی نہیں ہم نے آپ کو قرآن دیا ہوا ہے اے نبی قرآن دیا ہوا ہے اب آپ نے رنجیدہ نہیں ہونا کسی کے آنے جانے آگے پیچھے ہونے کی کوئی زندگی کے معاملات میں disturb ہونے پر آپ کے ماتھے پر شکن ہم نہیں دیکھ سکتے نہ کیجئے گا ایسا ہم نے آپ کو قرآن دیا ہوا ہے **(سبحان اللہ)**

یہ دو باتیں کی مال فکر کو چھوڑ دو زندگی کے معاملات ہمارے حوالے کر دو تم قرآن والے ہو اور ساتھ اب تمہاری زندگی میں کوئی پریشانی نہ آئے اور کیا کہا۔

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ جو دور جا رہے ہیں ان کے لیے پریشان نہیں ہونا اور جو قریب آ رہے ہیں تمہارے مومن ہیں ان کے لیے اپنے پروں کو نیچے کر لیجئے پروں کو نیچے لے آئیے آپنے پروں کو بچھا دیجئے مومنوں کے لیے اپنے پروں کو نیچے لے آئیے اے نبی تیرے پر پھیلے ہوئے ہیں پوری کائنات میں تیرے پر پھیلے ہیں عرشوں سے اوپر تیرے پر پھیلے ہیں میری بارگاہ تک تیرے پر پھیلے ہیں معراج کی رات میری خلوتوں

تک لیکن تیرے مومن آ جائیں تیرے سامنے اپنی شان کا اظہار نہ کرنا پھر نیچے ہو جانا عاجزی اختیار کر لینا ہم نے تمہیں قرآن دیا ہوا ہے میں کیسے بیان کروں میرے پاس وہ لفظ نہیں مل رہے مسلسل اگھنٹے سے میں ڈھونڈ رہا ہوں کیسے اسے کھولوں اپنے پروں کو نیچے لا یئے ہم نے بہت بڑی شے دے دی اب اس بڑی شے سے اوپر نہ اُڑ یئے اب نیچے لے آیئے اپنے آپ کو خدا کی قسم معراج پے جانا کمال تھا واپس آنا اس سے بھی بڑا کمال ہے جو لوگ چھوٹے ہیں وہ تو چھوٹے ہی ہوتے ہیں بڑا بن کے چھوٹا بننا کمال ہے بڑا ہو کے اپنے آپ کو چھوٹا سامنے رکھنا بہت بڑا کمال ہے تیرے پاس سب کچھ ہے لیکن اظہار یہی ہے مولا کچھ بھی نہیں تو ہر شئہ ہے اے نبی لیکن پھر بھی یہ کہہ میرے پاس کچھ بھی نہیں تو میرے تمام خزانوں کی چابیاں رکھتا ہے پھر بھی کہہ مولا نہیں تجھ سے مانگتا ہوں ہر شے ہم نے ہر شہ تجھے دے دی لیکن جب تیرا کوئی مومن تیرے پاس آئے تیرا کوئی محبت والا پیار والا تو اس کے لیئے اپنے پروں کو نیچے لے آنا ہم نے قرآن تمہیں دیا ہوا ہے تو آپ اور میں اپنی زندگیوں کو دیکھیں خدا کی قسم اس آیت کو آئینہ بنائیں اور دیکھیں ہم قرآن والے ہیں یا تو کہہ دو جھوٹ ہے اور مان لو کہ ہم قرآن والے نہیں ہیں ہم قرآن والے اگر نہیں ہیں تو ٹھیک ہے پھر اسی طرح گزارو جس طرح ہے کتوں بلوں جیسی زندگی گزارو پھر لگے رہو جس طرح چل رہا ہے چلتے جاو لیکن اگر تم قرآن والے ہو تو قرآن کہہ رہا ہے کہ اب تمہیں اپنے مال و دولت کے اوپر پریشانی کی ضرورت ہی نہیں ہے ہم تمہاری ہر وقت جیب بھریں گے اور تمہاری محتاجی دور کر دیں گے اگر تمہارا تعلق قرآن سے ہے اپنی زندگیوں پے غور کر لو اور پھر ساتھ کہا

کہ **اگر آج بھی تمہارے اندر لوگوں کہ وجہ سے پریشانی ہے تو اس کا مطلب ابھی تم قرآن والے نہیں** پچھلے جمعے بھی کہا تھا کہ **کبھی بھی زندگی آیئڈیل نہیں ہوتی** اور ان چیزوں سے اگر آپ اپنی خوشیاں وابستہ کرتے ہیں تو آپ سے بڑا کوئی بے وقوف نہیں ہے لوگوں کے ساتھ اپنی خوشیوں کو وابستہ نہ کریں کوئی آپ کی خوشی کا مالک نہ بنے کہ وہ آئے گا تو آپ خوش ہوں گے وہ بولے گا تو آپ خوش ہوں گے وہ ملے گا تو آپ خوش ہوں گے دیکھو اُس نے مجھ سے بات نہیں کی دیکھو اُس نے فون نہیں کیا دیکھو وہ مجھ سے ناراض ہے کوئی تیری خوشیوں کا مالک کیوں ہے یا رسولؐ ہو یا خدا ہو بس. یہ تیری خوشیوں کے مالک ہونے چاہیئں بیوی ہے شوہر ہے ماں باپ عزیز دوست کوئی تیری خوشیوں کا مالک کیوں بن رہا ہے اس کے ساتھ تم نے کیوں اپنی خوشیاں جوڑی ہوئی ہیں دیکھیں وہ آیا کیوں نہیں اس نے بات نہیں کی وہ ملا نہیں کئی عرصہ ہو گیا بات نہیں کرتا ہم پریشان ہوئے ہیں نہیں بھئی پریشانی کا تعلق خوشی کا تعلق کسی انسان سے نہ جوڑو اس لیے کہ لوگ تمہاری توقع کبھی پوری نہیں کریں گئے وہ کسی صورت تمہاری توقع پر پورے نہیں اُتریں گئے صرف اللہ اور اس کے رسول سے توقع لگاؤ. خدا کی قسم خوش رہنا چاہتے ہو. اس اصول کو اپنا لو۔

مجھے اُس دن ایک بچی کا فون آیا کہنے لگی حضرت شکر ہے اللہ کا شادی ہو گئی بڑی خوشی ہے مجھے بڑی راحت ہے نندیں بہت اچھی ہیں اور ساس بھی بہت اچھی ہے سسر بھی بہت اچھے ہیں میاں بھی بڑے محبت والے ہیں کمال ہو گیا آپ کی دعائیں لگ گئی میں نے کہا بیٹے یہ ابھی ڈھائی مہینے کی سٹوری ہے ڈھائی سال کے بعد ذرہ فون کرنا تمہاری ٹون ہی بدلی ہو گی فون اور آئے گا مجھے حضور ساس نے تنگ کر مارا ہے نندیں میری جان کی دشمن ہو چکی ہیں شوہر تو انتہائی فضول آدمی ہے سسر بھی میں نے زندگی میں ایسا شخص نہیں دیکھا یہ فون آئے گا مجھے ابھی تو زرہ تسلی رکھ خوشی کا تعلق تیری ساس سسر سے نہیں ہے خوشیوں کا تعلق تیرے میاں اور نندوں سے نہیں ہے یہ لوگ تیری خوشیوں کے مالک نہیں ہیں یہ ہیں تو تُو خوش ہے نہیں بغیر ان کے خوش رہنا سیکھ ان کے بغیر خوش رہنا سیکھو لوگوں کے ساتھ خوشیاں وابستہ نہیں ہوتی نہ ہو سکتی ہیں تو قرآن کہہ رہا ہے کہ آپ قرآن والے ہیں یے نبی آپ ان کی خاطر رنجیدہ ہو رہے ہیں یہ جو

آپ کی بات نہیں سنتے قریب نہیں آتے ملتے نہیں ہیں آپ کے ساتھ اس طرح محبت نہیں کرتے آپ رنجیدہ ہوں اے نبی ہوں نہ کریں آپ قرآن والے ہیں **(سبحان اللہ)**

آپ کو ہم نے قرآن دیا ہوا ہے کچھ خود بھی سمجھ جاؤ ہر بات منہ سے بولی نہیں جاسکتی ہر بات کو سمجھانا ممکن نہیں ہوتا دل سے دل تک جاتی ہیں باتیں ہم نے آپ کو قرآن دیا ہوا ہے اس کا مطلب جونہی ایسا ہو جائے قرآن کھول کے پڑھنا شروع کردو تمہارے دل کو تسلی ہو جائے گی تمہارے دل کو انرجی مل جائے گی تمہارے دل کو قوت مل جائے گی قرآن پڑھتے ہی اندر نور اُترے گا اور تمہارا دل اُس غم سے دور ہو جائے گا جو دنیا والوں کی وجہ سے تمہیں ملا تو ایک اصول تمہیں دیا آج یاد رہے گا **(انشاءاللہ)**

اللہ توفیق دے کسی کو بھی اپنی خوشیوں کا مالک نہ بنائیں کیوں ہیں لوگ تیری خوشیوں کے مالک آپ خود سب کچھ ہیں اللہ نے آپ کو انسان پیدا کیا حضورﷺ کی اُمت میں پیدا کیا قرآن دیا نماز دی آپ کو سب کچھ دیا آپ کو شیخ اور مرشد ملا سب کچھ تو ملا ہوا ہے اور کیا چاہیے کتنی عزتیں اور برکتیں تجھے دی ہوئی ہیں صحت دی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے اولاد دی ہوئی ہے گھر دیا ہوا ہے اللہ نے معاملات اچھے دیے اور کیا چاہیے تجھے ہم اتنے بے وقوف ہیں کہ لوگوں کے ساتھ اپنی خوشیوں کو وابستہ کر کے رنجیدہ رہتے ہیں اللہ توفیق دے دے یہ بات سمجھ آ گئی ہے تو بڑی

بات ہے نہیں آئی تو آ جائے گی۔

زندگی کو جینا سیکھو قرآن کے ساتھ بغیر قرآن کے نہیں

تو فرمایا کہ اب آپ نے رنجیدہ نہیں ہونا ہم نے آپ کو قرآن دیا ہوا ہے پھر کہا اب ذرہ اُتریے زمین پے واپس آیئے پروں کو نیچے لایئے میں اس پے آخری جملہ کہہ کہ بات ختم کرتا ہوں میری اوقات نہیں ہے کہ میں اللہ کے اور نبیﷺ کے رشتے کو بیان کرسکوں اور کتنا خوبصورت تعلق ہے یہ کہ اللہ سیکھا رہا ہے اپنے نبیﷺ کو کہ اے نبیﷺ یہ تیرے پاس مومن آتے ہیں بڑے غریب ہیں بیچارے یہ ٹوٹے ہوئے دلوں والے ہیں یہ بیچارے رنجیدہ خاطر ہیں مرے مرائے آتے ہیں تو اے نبیﷺ یقیناً تو بڑی عظمتوں ں والا ہے مجھے پتا ہے تیری عزتیں اور برکتیں بہت بڑی ہیں لیکن میری نصیحت ہے آپ کو کہ آپ ان کے سامنے اپنے پروں کو نیچے لائیں.

مدینہ شریف میں آپ کو جانے کی سعادت نصیب ہو (آمین) آپ کو نظر آجائے گا (انشاءاللہ) ایسا ہی ہے آقا علیہ السلام وہاں بلکل محبت نہیں کرتے کسی سے کوئی پیار نہیں کرتے آپ کوئی آؤ بھگت نہیں کرتے ایسا کچھ نہیں کرتے آپ. آپ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں بہت ذیادہ آؤ بھگت کرتے ہیں بہت زیادہ پیار کرتے ہیں اتنی محبت ہے کہ آپ کو یہ محسوس ہوگا اللہ کرے ایسا ہو (انشاءاللہ) آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ یہ رسولﷺ ہیں اللہ کے رسولﷺ کے لیے آپ کے اندر ایک خاکہ ہے رسول کا نبی کا آقا ویسے نہیں ہیں جونہی آپ اس سٹیج سے گزریں گے آپ کو لگے گا کہ یہ تو میرے جیسے ہی محبت والے پیارے انسان ہیں بس اتنی عاجزی اتنا down اتنا نیچے آ کے وہ اپنے امتیوں سے پیار کرتے ہیں خود اُٹھا کے اگر کوئی پانی کا گلاس پیش کرے اپنے اُمتی کو تو اس سے بڑا کیا ہے پروں کو نیچے لانا اے ابو ہریرہؓ تو پی **(سبحان اللہ)**

فرمایا حضور آپ کو بھی تو بڑی پیاس بھوک ہے کہا نہیں ابو ہریرہؓ تو پیاُس سے پہلے 70 لوگوں کو پلا چکے ہیں پہلے پلا چکے ہیں پھر ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں پی حضرت ابو ہریرہؓ وہ دودھ کا پیالہ پیتے ہیں پیتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ گردن تک دودھ بھر جاتا ہے جب دوبارہ نظر ڈالتے ہیں تو پیالہ

اسی طرح بھرے کا بھرا ہے حضور کی خدمت میں پھر کہا ابھی نہیں ابھی اور پیئو وہ دوبارہ پیتے ہیں گلے سے اوپر تک دودھ کہا حضور اب تو ایک قطرے کی بھی گنجائش نہیں فرمایا لاؤ اب میں پیتا ہوں پروں کو نیچے لاؤ جو لوگ بڑے ہوتے ہیں وہ بڑے ہونے کا اظہار نہیں کرتے ہیرا کبھی نہیں بولتا کہ وہ ہیرا ہے وہ چپ رہتا ہے اس کی چمک بتاتی ہے وہ ہیرا ہے ہیرا نہیں بولتا بڑے لوگوں کو چاہئے کہ وہ بڑے ہونے کا اظہار نہ کریں ہم نے آپ کو قرآن جو دیا ہوا ہے یہ قرآن آپ کے بڑے ہونے کا خود ہی اظہار کر دے گا **(سبحان اللہ)**

یہ قرآن اظہار کرے گا آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں آپ خاموش رہیں پروں کو نیچے لائیں اور اپنے محبت والوں کے ساتھ پیار کریں ان کی خطائیں معاف کریں ان کو جانے دیں ان کو عزتیں دیں ان کو اچھی سیٹیں دیں ان کو خوبصورت کھانے کھلائیں ان کو بہتریں اپنے ساتھ بیٹھا کر دعائیں کریں ان کے لیئے روئیں آپنے لیے آپ کو ضرورت ہی نہیں قرآن جو دیا ہوا ہے آپ کو سب کچھ آپ کو دے دیا ہے اللہ اس آیت کو سمجھا دے جو قرآن نے اپنے نبی کے بارے میں خوبصورت بات کر دی کہ اے نبی ہم نے جو برکت دی ہے اور آپ کے ماننے والے بھی جو قیامت تک آئیں گے وہ بھی اس بات کو سمجھ لیں کہ یہ اب آپ کا کام نہیں ہے کبھی بھی بیٹو دولت کے پیچھے نہیں بھاگنا (انشاء اللہ) محنت کرو کوشش کرو اپنی جان مارو لیکن دولت کو اپنا معیار نہ بناؤ یہ نہیں کرنا کہ پیسوں کے لیئے کر رہا ہوں آپ دولت کو چھوڑ کے اللہ کی رضا کے رستے پر چلیں پیسہ خود ہی پیچھے آئے گا۔

میں بچوں کو کلاس میں کہہ رہا تھا کہ بچو دیکھو ابھی میں نے آپ کو لیکچر دیا ہے ڈیڑھ گھنٹا تو یونیورسٹی میں ہم پڑھا رہے ہیں ڈیڑھ گھنٹے کا لیکچر آپ کو دے دیا ہے اگر میں یہاں کوئی اور بات کرتا کوئی دو چار لطیفے سُنا دیتا تھوڑی دیر بیٹھ جاتا اپنا موبائل استعمال کرتا رہتا آپ میں سے کسی کی مجال نہیں کہ مجھ سے کہے کہ سر آپ پڑھا کیوں نہیں رہے میں ڈیڑھ گھنٹا آرام سے ادھر اُدھر کی بات کر کے چلا جاتا یونیورسٹی میں بھی نہیں پوچھنا انہوں نے کہنا تھا سر کا موڈ نہیں ہوگا نہیں پڑھایا لیکن میں اگر اسی ڈیڑھ گھنٹے میں اور میری payment بھی مجھے پوری ملنی ہے ڈیڑھ گھنٹے کی پوری payment میرے اکاؤنٹ میں آجانی ہے وہ نہ تم روک سکتے ہو نہ کوئی اور روک سکتا ہے میں نے ڈیڑھ گھنٹا یہاں آپ کے ساتھ گزارہ ہے یہ میرا فکس ہو گیا یہ مال مجھے ملنا ہی ملنا ہے ہاں اب میں اُس ڈیڑھ گھنٹے میں کیا کروں مجھے یہ فکر ہو کہ میرے بچے سامنے بیٹھے ہیں دُنیا اور آخرت سوار دوان کی یہ سوچ کے ساتھ میں یہاں کھڑا ہو جاؤں اور میں تمہیں بہترین پڑھاؤں اچھے انداز میں تمہیں تعلیم دوں حضور کی کچھ حدیثیں سنا دوں اللہ کے کرم کے کچھ معاملات بتا دوں تمہیں جینے کا کچھ سلیقہ دوں ڈیڑھ گھنٹہ گزرے جو نہی میں باہر نکلوں گا تو تمہارے دل میں میرا پیار ٹھاٹھیں مار رہا ہوگا کہ سر نے آج بڑا اچھا پڑھایا ہے مزا آ گیا کتنی اچھی باتیں سننے کو ملیں کیا خوبصورت حدیثیں سُنیں کیا اللہ کے کلام کی باتیں سنیں مزا آ گیا یہ جو extra میں نے کیا ہے یہ اصل میں میری کمائی ہے جو لوگ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں پیسہ خود ہی آتا ہے کبھی بھی پیسوں کے پیچھے نہ جائیں مقصد کو پیش نظر رکھیں مال دولت چل کے آئے گا کبھی بھی محروم نہیں رہو گے لوگ بھاگتے ہیں پیسوں کے پیچھے اور پیسہ آگے آگے تو پہلے نمبر پر تو اس کو رد کیا کہ اے نبی آپ قرآن والے ہیں مال کو نہیں دیکھنا اب آپ نے **(انشاء اللہ)**

قرآن کے ساتھ تعلق ہے تمہارا قرآن پڑھتے ہو مال آئے گا برکت آئے گی یہ خود ہی سب کچھ کھنچتا ہے ملتا تیں ہے بہت بڑا اور پھر دوسرا کہا دنیا کے تعلقات میں پریشان نہیں ہونا اگر آپ

قرآن والے ہیں رنجیدہ نہ ہوں چھوڑ دیں جو آتا ہے اسے آنے دیں جو جاتا ہے اسے جانے دیں اپنی زندگی کے معاملات کو سنواریں اور آخر میں جب اتنا بڑا کرم اور فضل ملا ہو تو عاجزی اختیار کریں اپنے پروں کو نیچے لائیں لوگوں کو ڈانٹنا بند کر دیں لوگوں کے اوپر ہٹلر اور حکومت کرنا چھوڑ دیں لوگوں کو زبردستی دین پے لانا یہ طریقہ نہیں ہے پروں کو نیچے لائیں بیٹھ جائیں محبت سے پیار سے لوگوں کو نیکی کی طرف لے کے آئیں۔

اس آیت کو اللہ سمجھنے کی سعادت عطا فرمائے (آمین)

اور جتنی بھی گفتگو کی ہے آج اللہ یہ ساری گفتگو داتا صاحب کی بارگاہ میں پہنچا دے اور آپ کے درجے اللہ بلند فرمائے۔